Date: Day:

نام: وجیہہ صدف
ٹیسٹ: اسلامیات (5)

سوال نمبر 1: اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسکی نمایاں خصوصیات اسے دنیا کے دیگر مذاہب سے کیسے منفرد بناتی ہیں؟

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیات اسے دنیا کے دیگر مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔ اسلام توحید پر مبنی دین ہے جو صرف اور صرف اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے جبکہ دیگر مذاہب میں شرک کی آمیزش ملتی ہے۔ اسی طرح سے اسلام ایک الہامی دین ہے جبکہ بدھ مت اور ہندو مت الہامی دین نہیں ہیں۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو کسی خاص طبقے کے لیے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے راہنمائی کا وسیلہ ہے جبکہ دوسرے مذاہب کسی خاص قوم اور قبیلے کے لیے ہیں۔ بالکل اسی طرح سے اسلام میں اخلاق کے اعلیٰ اصول دیکھنے میں ملتے ہیں جو کہ دوسرے مذاہب میں اس طرح سے نہیں ہے۔ اسلام زندگی کے ہر پہلو میں خواہ وہ معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا اخلاقی انسانوں کی راہنمائی کرتا ہے جبکہ دوسرے مذاہب میں اتنی وسیع وضاحت موجود نہیں ہے۔ اسلام حقوق و فرائض کی ادائیگی پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلام میں خواتین، بچوں، بزرگوں، اقلیتوں، پڑوسیوں، ماں باپ کے حقوق کی تفصیل موجود ہے جو کہ دیگر مذاہب میں دیکھنے کو نہیں ملتی ہے۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات دیگر مذاہب سے مختلف:

1- توحید پر مبنی دین:

اسلام توحید پر مبنی دین ہے جو مسلمانوں کو اللہ کی وحدانیت کا درس دیتا ہے۔ دیگر مذاہب میں شرک کی آمیزش موجود ہے۔ عیسائیت میں حضرت عیسیٰ کو

اللہ کا بیٹا کہا جاتا ہے۔ اسکے برعکس اسلام وہ واحد دین ہے جو توحید پر مبنی ہے۔ سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن لہ کفوا احد ۝

"کہو وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔"

(سورۃ اخلاص)

اسی طرح سے قرآن پاک میں ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی گئی ہے:

"زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے اس کے فرمانبردار ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹ جانا ہے۔"

(سورۃ آل عمران: 83)

پس اسلام توحید پرست دین ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو حاکمیت اعلیٰ قرار دیتا ہے۔

2- اخلاق حسنہ پر مبنی دین:

اسلام میں اعلیٰ اخلاق دیکھنے کو ملتے ہیں جو کہ شاید ہی کسی اور مذہب میں دیکھنے کو ملیں۔ جیسے نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

انما بعثت لاتمم مکارم اخلاق

"میں اعلیٰ اخلاق کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں۔"

اسلام میں اچھے اخلاق میں سچائی، عدل، احسان اور شکر گزاری کے ہیں۔ قرآن پاک میں کئی جگہ پر عدل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ:

Date:

3: عملی دین:

اسلام ایک عملی دین ہے جبکہ دیگر مذاہب کی تعلیمات صرف کتابوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ جبکہ اسلام مسلمانوں کو کوشش کرنے کا حکم دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

لیس للانسان الا ما سعی

"انسان کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔"

(سورۃ النجم: 39)

اس کے برعکس یہودیت خود کو اعلیٰ قوم تصور کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ قوم ہیں اور جنت میں داخل ہوں گے۔ جبکہ اسلام مسلمانوں کو محنت اور کوشش کرنے کا درس دیتا ہے۔

4- عالمگیر دین:

اسلام ایک عالمگیر دین ہے جو کسی خاص علاقے، قوم یا قبیلے کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک دنیا میں آنے والے تمام لوگوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ جیسے کہ قرآن پاک میں نبی پاک ﷺ کے بارے میں ارشاد ہے کہ:

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

"اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

(سورۃ الانبیاء: 107)

اس کے برعکس دیگر مذاہب جیسے کہ یہودیت اپنے مذہب میں مزید لوگوں کی شمولیت کو ناپسند کرتا ہے۔ لیکن دین اسلام تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیے راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

5: حقوق و فرائض کا علمبردار دین:

اسلام وہ واحد دین ہے جو تمام لوگوں کو ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتا ہے۔ دیگر مذاہب میں فرائض کی ادائیگی اس طرح سے موجود نہیں ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے خواتین کے حقوق پر بات کی اور خواتین کو وہ مقام دیا جو دیگر مذاہب دینے سے قاصر ہیں۔ ہندومت میں تو خاوند کے مرنے کے ساتھ ہی بیوی

CamScanner

کو بھی جلا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ انہیں وراثت میں حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے خواتین کا وراثت میں حصہ مقرر کیا۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا حصہ ہے اور یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔"

(سورۃ النساء 8-7)

اسی طرح سے اسلام پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی پر بھی زور دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح سے اسلام میں اقلیتوں کے حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔ دیگر مذاہب اپنے مذہب کے علاوہ لوگوں کو حقوق کی اس طرح سے فراہمی پر زور نہیں دیتے ہیں جیسے اسلام دیتا ہے

6- مساواتِ انسانی پر مبنی دین:

اسلام ایک ایسا دین ہے جو مساواتِ انسانی کا درس دیتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ سب آدمؑ کی اولاد ہیں اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔"

اس کے برعکس دیگر مذاہب میں ہمیں ذات پات کا نظام دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہندو مت میں چار ذاتیں ہیں۔ شودر سب سے نچلے درجے کی ذات ہے اور برہمن سب سے اونچے درجے کی ذات ہے۔ اسی طرح اگر [illegible] میں [illegible] ہیں کیونکہ [illegible] کو خالق کائنات [illegible] پیدا [illegible] جبکہ اسلام میں

ذات پات کا کوئی معیار مقرر نہیں ہے۔ جبکہ اسلام میں اگر کسی کو برتری کا مقام حاصل ہے تو وہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ اسلام میں کسی کو کسی پر ذات، رنگ، نسل اور خاندان کی بنا پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اسلام دیگر مذاہب سے الگ حیثیت رکھتا ہے۔

7- الہامی دین:

اسلام ایک مکمل اور الہامی دین ہے۔ اسلام ہمارے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر مکمل ہوا اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے روشن مثال ہے۔ اسلام کے برعکس دیگر مذاہب جیسے کہ ہندو مت میں فطری اشیاء کی پوجا کی جاتی ہے۔ ہندو مت میں لوگ سورج اور آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کئی خدا بنائے ہوئے ہیں۔ اس کا دین الہامی نہیں ہے بلکہ انہوں نے اپنے خدا خود ہی بنا لیے ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام دیگر مذاہب کے مقابلے میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

"یہ وہ کتاب ہے جس کے منجانب وحی
وحی ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

(سورۃ البقرۃ: 02)

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اسلام ایک الہامی دین ہے اور نبی اکرم ﷺ پر ختم ہوا۔

8- سچ پر مبنی دین:

اسلام حق اور سچ پر مبنی دین ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ آج اتنے سال گزر جانے کے باوجود بھی قرآن میں ایک زیر اور زبر کی تبدیلی رونما نہیں ہوئی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ قرآن پاک ایک حق اور سچ پر مبنی کتاب ہے اور اسکی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہے۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"ہم نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں۔"

(القرآن)

Day:

اسکے برعکس دیگر مذاہب میں کی الہامی کتب میں کئی تبدیلیاں آچکی ہیں۔ لوبست اور ذلوبر اپنی اصل حالت کھو چکی ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے

9- دعوت حق پر مبنی دین:

اسلام کے ماننے والے غیر مسلم کو اسلام قبول کرنے کی دعوت ضرور دیتے ہیں لیکن زبردستی نہیں کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام میں زور زبردستی نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

لا اکراہ فی الدین
دین میں جبر نہیں ہے

(سورۃ البقرۃ)

اسکے برعکس دیگر مذاہب زبردستی کرکے دوسرے لوگوں کو اپنے دین میں شامل کرتے ہیں۔ بھارت کی مثال سب کے سامنے ہیں کہ جیسے وہاں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے اور انہیں زبردستی ہندو مت مذہب میں شامل کیا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کی تاریخ میں کبھی کوئی بھی زور زبردستی سے داخل اسلام میں داخل نہیں ہوا ہے۔ غیر مسلموں نے بھی اسلام کے کا اعلی اخلاق دیکھ کر اسلام قبول کیا۔

10: امن و سلامتی پر مبنی دین:

اسلام امن و سلامتی کا گہوارہ ہے۔ اسلام میں فساد پھیلانے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے کہ

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو۔"

(القرآن)

دیگر مذاہب امن و سلامتی کے آشنا نہیں ہیں۔ دیگر مذہب کے ماننے والے فساد پھیلاتے ہیں اور آپس میں تفرقہ کرتے ہیں۔ اس طرح سے اسلام دیگر مذاہب کی نسبت منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

عقیدہ رسالت پر مبنی دین:

اسلام کی ایک اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اسلام کے ماننے والے عقیدہ رسالت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اسلام کے ماننے والے حضرت محمد ﷺ کو اپنا آخری رسول مانتے ہیں۔ اب قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"
تمہارے لیے نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس ہی بہترین نمونہ ہیں۔
(سورۃ الاحزاب: 21)

اسی طرح سے ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "آج میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کیا۔"
(سورۃ المائدہ: 03)

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رہتی دنیا تک جیسے بھی حالات ہوں اسلام، قرآن پاک اور نبی پاک ﷺ کی سنت پر مکمل طرح سے حالات کے مطابق انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب جیسے کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو نعوذ باللہ اپنا رسول مانتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

خلاصہ بحث:

مختصراً یہ کہ اسلام کی نمایاں خصوصیات دیگر مذاہب سے مختلف اور منفرد ہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی کے ہر معاملے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسکے علاوہ ہر وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔ اسلام امن و سلامتی پر مبنی دین ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں ہمیں انتہا پسندی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اسی طرح سے اسلام توحید پرست دین ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں شرک کی آمیزش نظر آتی ہے۔ اسلام عقیدہ رسالت پر مبنی دین ہے جبکہ دیگر مذاہب

میں عقیدہ رسالت دیکھنے کو ملتا ہے۔ جس میں اسلام
میں تکبیر نہیں ہے جبکہ دیگر مذاہب میں زبردستی کا عنصر
دیکھنے کو ملتا ہے۔ اسلام مساوات انسانی پر مبنی دین
ہے جبکہ دیگر مذاہب میں ذات پات کا عنصر دیکھنے کو
ملتا ہے۔ اسی طرح سے اسلام عملی دین ہے اور کوشش
کا درس دیتا ہے جبکہ دیگر مذاہب میں بے عملی دیکھنے
کو ملتی ہے۔ مختصر یہ کہ اسلام اپنی نمایاں خصوصیات
کی بنا پر ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔

سوال نمبر 9: نماز کا فلسفہ اور اسکی اقسام کی وضاحت کریں، اسکے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اثرات بھی بیان کریں۔

تعارف:

نماز ارکان اسلام کا ایک رکن ہے۔ نماز اسلام
کی عبادات میں سے ایک عبادت ہے۔ نماز واقعہ معراج
کے بعد فرض ہوئی۔ مسلمان دن میں پانچ نمازیں ادا
کرتے ہیں۔ نماز کے روحانی، اخلاقی اور معاشرتی اثرات
ہیں جیسے کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔
اسکے علاوہ نماز گناہوں سے بچاتی ہے اور باہمی امداد کا
جذبہ پیدا کرتی ہے۔ نماز یاد الہی کا بھی ذریعہ ہے۔
نماز معاشرے میں اتحاد اور اتفاق کا بھی ذریعہ ہے۔
اسکے علاوہ نماز کی وجہ سے معاشرتی برائیوں کا خاتمہ
ہوتا رہتا ہے۔ اسکے علاوہ نماز دکھ درد بانٹنے کا بھی ذریعہ
ہے۔

نماز کا فلسفہ اور اسکی اقسام:

نماز کی فرضیت معراج کے واقعہ کے
بعد فرض ہوئی۔ اس بارے میں علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ
وہ حضرت زید بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی
اکرم ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو حضرت جبرائیلؑ
آئے اور وضو کی تعلیم دی۔ حضرت جبرائیلؑ نے

Date: Day:

وضو کیا اور آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وضو کرتے دیکھ کر وضو کیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے ان کی اقتدا میں نماز پڑھی۔

(الروض الانف)

اس طرح سے پہلی وحی کے ساتھ نماز کی ابتدا ہو گئی تھی۔ نماز کے فلسفے کے بارے میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نماز واقعہ معراج سے پہلے صرف رات میں فرض کی گئی تھی اور اس کے لیے وقت کی کوئی قید مقرر نہیں تھی۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اے چادر میں لپٹنے والے رات کو نماز میں قیام کریں مگر تھوڑی رات نصف یا اس بھی کم یا اس سے کچھ بڑھا لیں اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھیں۔"
(سورۃ المزمل: ۱-۴)

نماز کے فلسفے کے بارے میں امام حربی نے کہا ہے کہ پہلے دو نمازیں فرض تھیں ایک صبح اور ایک شام کو۔ اس بارے میں قرآن پاک میں بھی ارشاد ہے کہ:

"اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔"
(سورۃ آل عمران: ۴۱)

نماز کی اقسام:

نماز کی چار اقسام ہیں:

1. فرض
2. واجب
3. سنت
4. نفل

1. فرض:

فرض نماز ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مسلمان دن میں پانچ فرض نمازیں پڑھتے ہیں۔

(i) فجر (ii) ظہر (iii) عصر
(iv) مغرب (v) عشاء

فجر کی نماز طلوع آفتاب سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ فجر کی نماز میں دو سنت رکعتیں فرض رکعات سے پہلے ادا کی جاتی ہیں۔

(ii) ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ ظہر کی نماز میں چار فرض رکعت اور چھ سنت رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ چار سنت رکعت فرض رکعت سے پہلے اور دو سنت رکعت فرض رکعت کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔

(iii) عصر کی نماز غروب آفتاب سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ عصر کی نماز میں چار فرض رکعت اور چار سنت رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ سنت رکعت فرض رکعت سے پہلے ادا کی جاتی ہیں۔

(iv) مغرب کی نماز غروب آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ مغرب کی نماز میں تین فرض رکعت اور دو سنت رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ مغرب کی نماز میں فرض رکعت کے بعد سنت رکعت ادا کی جاتی ہے۔

(v) عشاء کی نماز رات میں ادا کی جاتی ہے۔ عشاء کی نماز میں چار فرض رکعت اور چھ سنت رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ چار سنت رکعت فرض رکعت سے پہلے اور دو سنت رکعت فرض رکعت کے بعد ادا کی جاتی ہیں۔

فرض نماز کو بغیر کسی وجہ کے چھوڑنا گناہ ہے اور اسکے بارے میں آخرت میں سوال کیا جائے گا۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ہے کہ:

"وہ جنتی مجرموں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کس چیز نے جہنم میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے"

(سورۃ المدثر: 41-42)

2: واجب نماز:

واجب نماز بھی فرض ہے۔ اور بغیر کسی وجہ سے واجب نماز کو چھوڑنا بھی گناہ ہے۔ واجب نماز درج ذیل ہے ہیں

(i) وتر نماز (ii) نماز عیدین

(iii) دوران طواف نماز

(i) وتر نماز کی تین رکعت ہوتی ہیں جوکہ روزانہ عشاء کی نماز میں ادا کی جاتی ہیں۔

CamScanner

(iii) نماز عیدین کی دو رکعت ہوتی ہیں ۔ دو رکعت عید الفطر کے موقع پر ادا کی جاتی ہیں اور دو رکعت عید الاضحیٰ کے موقع پر ادا کی جاتی ہیں ۔

(iv) دوران طواف دو رکعت ادا کی جاتی ہیں ۔ یہ دو رکعت واجب نماز میں آتی ہیں ۔

3- سنت نماز:

سنت نماز نبی پاک ﷺ کی سنت کو پورا کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہیں ۔ سنت نماز کی ادائیگی فرض نماز کی ادائیگی کے ساتھ ضروری ہے ۔ مندرجہ ذیل سنت نماز روزانہ کی پانچ نمازوں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں ۔

(i) دو رکعت فجر کی نماز میں

(ii) چار رکعت ظہر کی نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی نماز کے بعد

(iii) دو رکعت مغرب کی نماز کے بعد

(iv) دو رکعت عشاء کی نماز کے بعد

4- نفل نماز:

نفل نماز نیکی حاصل کرنے کے لیے ادا کی جاتی ہے ۔ نفل نماز اگر ادا نہ کی جائے تو اسکا گناہ نہیں ہوتا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ نفل نماز زیادہ پڑھنے سے زیادہ اجر ملے گا ۔ جیسے کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا ۔ اگر وہ مکمل ہوئی تو مکمل لکھی جائے گی اور اگر کمی ہوئی تو کہا جائے گا کہ دیکھو اس کی نفلی نمازیں ہیں تو ان سے اس کی فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا ۔ اسی طرح سے باقی حساب بھی لیا جائے گا ۔"

(سنن نسائی)

نفل نمازیں مندرجہ ذیل ہیں:

(i) نماز تہجد

(ii) نماز اشراق

(iii) نماز چاشت

(iv) صلوۃ التسبیح

(v) صلوۃ الاوابین

اس میں
(i) نماز تہجد رات کے آخری پہر میں ادا کی جاتی ہے۔ اس میں دو رکعت اور چار رکعت نفل بھی ادا کیے جاتے ہیں۔
(ii) نماز اشراق سورج نکلنے کے بیس سے پچیس منٹ کے بعد ادا کی جاتی ہے۔
(iii) نماز چاشت ایک تہائی دن گزرنے کے بعد ادا کی جاتی ہے
(iv) صلوٰۃ التسبیح اکثر رمضان میں جمعے روز ادا کی جاتی ہے یہ چار رکعت نماز پر مشتمل ہوتی ہے
(v) صلوٰۃ الاوابین میں چھ سے بیس رکعت نفل ہوتے ہیں اور یہ مغرب کی نماز کی ادائیگی کے بعد پڑھی جاتی ہے

نماز کے روحانی اثرات:

1- یادِ الٰہی کا ذریعہ:

نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ اس میں ایک مسلمان اللہ سے گفتگو کرتا ہے۔ نماز دن میں پانچ دفعہ ادا کی جاتی ہے۔ اس طرح سے پانچ دفعہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اور اسکی نعمتوں کو یاد کرتا ہے جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

"اللہ کے حضور نہایت ادب سے کھڑے رہا کرو۔"
(سورۃ البقرۃ: 238)

اس طرح سے ایک مسلمان نماز کے ذریعے سے اللہ کے قریب ہو جاتا ہے۔

2- گناہوں سے حفاظت:

نماز گناہوں سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو وہ اسے گناہوں کی حفاظت بھی کرتی ہے۔ جیسے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے سے ~~جس میں سیا~~ نہر گزرتی ہو جس میں وہ دن میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل نام کی چیز باقی رہ جائے گی؟ لوگوں نے عرض کیا اس صورت میں تو یقیناً میل نام کی شائبہ باقی نہ رہے گا۔ تو آپ نے فرمایا یہ پانچ نمازوں کی

CamScanner

Date:______ Day:______

جو میل ہے، اللہ ان کے ذریعے سے بالکل اسی طرح گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

(صحیح بخاری: 528)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نماز گناہوں سے حفاظت کرتی ہے اور انسان کو پاک کر دیتی ہے۔

نماز کے اخلاقی اثرات:

1- حق اور باطل میں تمیز کا ذریعہ:

نماز حق اور باطل میں فرق کا ذریعہ ہے۔ نماز پڑھنے سے ایک مسلمان کی زندگی میں نکھار آجاتا ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے۔ جیسے کہ مولانا امین احسن اصلاحی (تدبر قرآن) لکھتے ہیں کہ:

"اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو اس کی مثال ایک ڈرائیور کی سی ہے جو گاڑی کو پوری رفتار سے دوڑا رہا ہے مگر اس کی رہنمائی کے لیے دائیں بائیں جو نشانات لگے ہوتے ہیں خطرات سے اسکو آگاہ کر سکیں وہ نہیں۔ ایسے ڈرائیور کا انجام یہی ہو سکتا ہے کہ وہ گاڑی کسی گڑھے میں گرا دے"

(تدبر قرآن)

2- نماز برے کاموں سے بچاتی ہے:

نماز ایک مسلمان کے لیے اصلاح ہے۔ یہ مسلمان کو برے کاموں سے روکتی ہے۔ اس بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

(سورۃ العنکبوت: 45)

نماز پڑھنے سے انسان بے حیائی اور برے کاموں سے دور رہتا ہے۔ اس طرح سے انسان اخلاقیات کے قریب تر ہو جاتا ہے۔

3- تزکیہ نفس کا ذریعہ:

نماز کا ایک اخلاقی اثر یہ بھی ہے کہ نماز کی وجہ سے انسان اپنے نفس کا تزکیہ کر سکتا ہے۔ اور اس وجہ سے انسان میں پاکیزگی اور مثبت سوچ پروان چڑھتی ہے

جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ:

قد افلح من تزکی
جس نے تزکیہ کیا وہ فلاح پا گیا
(سورۃ اعلیٰ: 14)

اسی طرح سے نماز کی وجہ سے انسان کے اندر سے اخلاقی برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور وہ ایک اچھے شہری کے طور پر ابھر کر سامنے آتا ہے۔

نماز کے معاشرتی اثرات:

1- اخوت اور بھائی چارے کا جذبہ:

مسلمان جب دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں تو اس سے ان کے درمیان اخوت اور بھائی چارے کا جذبہ مضبوط ہوتا ہے اور وہ ایک جسم کی مانند ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ جیسے کہ علامہ اقبال کہتا ہے کہ:

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

اس طرح سے نماز کی وجہ سے معاشرے میں اخوت اور بھائی چارے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

2- صبر کا فروغ:

نماز پڑھنے کا ایک معاشرتی اثر یہ بھی ہے کہ اس سے انسان میں صبر پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ معاشرے کا اچھا شہری ثابت ہوتا ہے۔ جیسے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"
(سورۃ البقرۃ: 153)

خلاصہ بحث:

مختصراً یہ کہ نماز ایک رکن عبادت ہے۔ نماز کی چار اقسام ہیں۔ فرض، واجب، سنت اور نفل۔ نماز کے اخلاقی، روحانی اور معاشرتی اثرات ہیں جو کہ انسان کو برے کاموں، اخوت اور بھائی چارے کے جذبے

CamScanner

صبر اور حق اور پاطل میں تمیز کا درس دیتے ہیں۔

سوال نمبر3: اسلام اقلیتوں کو دنیا کے دیگر مذاہب سے زیادہ حقوق دیتا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق ان کے حقوق و فرائض بیان کریں۔

تعارف:

اسلام اقلیتوں کو دنیا کے دیگر مذاہب سے زیادہ حقوق دیتا ہے۔ اسلام وہ واحد دین ہے جو کہ اقلیتوں کے حقوق پر آواز دیتا ہے۔ اور انہیں ایک اسلامی ریاست میں مکمل تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ اسلام میں اقلیتوں کے لیے زندگی کا حق، مال کے تحفظ کا حق، عزت و آبرو کی حفاظت کا حق، حرج سے استثنا کا حق، مساوات، آئینی اور قانونی مساوات کا حق شامل ہیں۔ اسلام اقلیتوں کو مذہبی آزادی کا بھی حق دیتا ہے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ انہیں معاشی آزادی حتیٰ کہ اپنی مرضی کا کاروبار چلانے کا بھی حق دیتا ہے۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق:

1- زندگی کا حق:

ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلم بھی اسی طرح سے محفوظ ہیں جس طرح سے مسلمان محفوظ ہیں۔ ایک اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم کی زندگی کی حفاظت کی ذمہ داری ریاست پر ہے۔ زندگی کے حق کے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

"جس نے ایک انسان کا ناحق قتل کیا اس نے گویا پوری انسانیت کا قتل کیا۔"

(سورۃ المائدہ: 32)

اسی طرح سے رسول اکرمؐ کے وقت میں اگر ایک مسلمان غیر مسلم کا قتل بغیر کسی وجہ کے کرتا تو بدلے میں مسلمان کو قتل کیا جاتا۔ اس طرح سے اسلامی ریاست اقلیتوں کو زندگی کا حق دیتی ہیں۔

2: مال کے تحفظ کا حق:

ایک غیر مسلم اسلامی ریاست میں غیر مسلم کے مال کے تحفظ کا حق بھی ریاست کی ذمہ داری ہے۔
اس بارے میں حضرت علیؓ کا قول ہے کہ:

"ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہیں"

• غیر مسلموں کے مال کے تحفظ کے بارے میں فقہ حنفی کی کتاب "دار المختار" میں ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا شراب اور خنزیر کے گوشت کا کاروبار ہے اور اگر کوئی مسلمان اسکا کاروبار خراب کرتا ہے تو مسلمان کو چاہیے کہ وہ غیر مسلم کے کاروبار کا سامان واپس لوٹائے۔

3. تعلیم کا حق:

اسلامی ریاست غیر مسلموں کو تعلیم کی روشنی سے بھی آشنا کرتی ہے۔ تعلیم کی اہمیت پر نبی پاک ﷺ نے اس قدر زور دیا ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر قیدیوں سے مسلمان بچوں کو تعلیم دلوائی۔ اسکے علاوہ قرآن کی پہلی سورت جو نازل ہوئی وہ بھی "اقراء" سے شروع ہوئی:

"پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"
(سورۃ العلق)

اس طرح سے ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو تعلیم کا حق دیا جاتا ہے۔

4: مذہبی آزادی:

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو مذہبی آزادی کا حق فراہم کیا جاتا ہے۔ اسلام میں زبردستی نہیں ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

لا اکراہ فی الدین
"دین میں کوئی جبر نہیں"
(سورۃ البقرۃ: 256)

اس طرح سے اقلیتوں کو اپنے اپنے مذہب کی عبادت کرنے میں پوری آزادی دی جاتی ہے۔

CS CamScanner

Date: __________ Day: __________

5- مساوات کا برتاؤ:

ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جاتا ہے جیسا مسلمانوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ میثاق مدینہ کے وقت غیر مسلموں کے مساوات کے حوالے سے لکھا گیا کہ:

"اور قبیلہ اوس کے یہودیوں کو موالی ہوں یا اصل وہی حقوق حاصل ہوں گے جو اس دستور والوں کو حاصل ہوں گے اور وہ بھی اس دستور کے ساتھ وفا شعار ہوں گے۔"

(آرٹیکل نمبر 58)

میثاق مدینہ کا آرٹیکل 58 اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو قانونی مساوات کا حق دیا جائے گا۔ اور دستور میں انہیں ویسے ہی حقوق حاصل ہوں گے جیسے باقی لوگوں کو حاصل ہیں۔

6- جان مال اور عزت کے تحفظ کا حق:

CamScanner